اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

خطبہ نمبر ۱۳

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | ۱۳ ربیع الاوّل ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۴ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۱

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

قادیان میں کسی احمدی کو اَن پڑھ نہ رہنے دیا جائے

محلہ دار الصّحت کے نومسلمین کی تعلیم کا خاص انتظام کیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں نے گزشتہ ہفتہ میں

قادیان کی تعلیم کا کام

خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا تھا۔ اور میں نے انہیں نصیحت کی تھی۔ کہ وُہ اس کام کو اپنے سے باہر جو تجربہ کار لوگ ہیں۔ اُن کی مدد سے شروع کریں۔ اور تین دن کے اندر اندر لسٹ بنا کر میرے سامنے پیش کر دیں۔ چنانچہ اس کے مطابق خدام الاحمدیہ نے تین دن کے اندر اندر لسٹ بنا کر میرے سامنے پیش کر دی۔ جس کے دوسرے دن بُلا کر میں نے ان سے بھی اور میر محمد اسحاق صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب سے بھی مشورہ کر کے ایک سکیم تجویز کر دی۔ وُہ

سکیم یہ تجویز ہُوئی ہے

کہ ہر احمدی مرد جو دس سال سے اوپر ہے۔ اُسے ایک تو قرآن پڑھنا آتا ہو۔ دوسرے نماز با ترجمہ آتی ہو۔ تیسرے وُہ اُردو پڑھ اور لکھ سکتا ہو۔ اور چوتھے سُوت کے منہ سے اُسے آتے ہوں۔ غور کرنے کے بعد یہ بھی فیصلہ ہُوا۔ کہ تین مہینہ میں یہ کورس ختم نہیں ہو گا۔ اس لیئے تین ماہ کی بجائے چھ مہینے تجویز کیئے گئے۔ اور ساتھ ہی چار امتحان بھی تجویز کیئے گئے ہیں۔ چنانچہ پہلا امتحان یکم جُون کو۔ دوسرا یکم جولائی کو۔ تیسرا یکم ستمبر کو۔ اور چوتھا یکم نومبر کو ہو گا۔

پڑھانے والوں کی تعداد

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر محلہ میں کافی سوائے دار الصحت کے۔ اور دار الصحت ہی ایک ایسا محلہ ہے۔ جو اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا۔ اور ہماری بہت زیادہ توجہ چاہتا ہے۔ یہ قومیں جو ہندو تہذیب و تمدن کے ماتحت کسی وقت سیاسی ضرورتوں کی وجہ سے

اچھوت

قرار دی گئی تھیں۔ درحقیقت ملک کی قدیم باشندہ ہیں۔ اور آریہ نسلوں کے آنے سے پہلے ہندوستان میں حکومت کرتی رہی ہیں۔

وصیتیں

نمبر ۵۳۶۸:- منکہ لیلیٰ بیگم زوجہ محمد اشرف قوم افغان عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ایک عدد نکلس طلائی قیمتی ۷۰/-
ایک جوڑی بندے طلائی قیمتی ۴۳/- روپے
دو عدد انگوٹھی قیمتی ۱۲/- روپے ۱۶ عدد
چوڑیاں چاندی قیمتی ۸/- پٹڑیاں چاندی قیمتی ۱۵/- ٹیکہ طلائی ۲۰/- یعنی کل زیورات قیمتی ۱۶۴/- روپے ہیں۔ اس کے علاوہ مبلغ ۷۰۰/- میرا حق مہر ہے۔ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد از قسم منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ مندرجہ بالا زیورات اور مہر ہر دو کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اس کے علاوہ بھی اگر کوئی میری جائداد میری زندگی میں پیدا ہو سکی تو اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی وصیت میں کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ میں اپنی زندگی میں ہی کوشش کر کے وصیت ادا کر دوں گی۔

الامتہ:- لیلیٰ بیگم بقلم خود
گواہ شد:- محمد اشرف خاوند موصیہ محلہ دارالفضل قادیان
گواہ شد:- نعمت اللہ نگران سٹاک بک ڈپو

نمبر ۵۳۶۷:- منکہ مومن حسین ولد خواجہ بخش صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محلہ سعید آباد حیدرآباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان واقع بازار فتح یاب خان جنگل گوڑہ قیمت تخمیناً آٹھ سو روپیہ کلدار مکان واقع سعید آباد کرنول روڈ قیمت تخمیناً چار ہزار روپیہ کلدار اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ مجھ پر تقریباً ساڑھے تین ہزار روپیہ کلدار قرضہ ہے جس کے ادا کرنے کی میں حتی المقدور کوشش کر رہا ہوں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت احیاناً کوئی قرضہ مجھ پر رہے۔ تو میری جائداد سے اس قرضے کی ادائیگی کے بعد جو بچ رہے اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد میں ادا کر دوں۔ تو وہ رقم میرے حصہ جائداد سے منہا کر دی جائے گی میرا گذارہ تجارت پر جس کی آمدنی تخمیناً بیس روپے کلدار فی الحال ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۳ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اپنا حصہ آمد ماہ بماہ پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:- مومن حسین بقلم خود
گواہ شد:- حبیب اللہ خان عفی عنہ
گواہ شد:- محمد اعظم ۵۵۵ چھلی کمان حیدرآباد دکن
گواہ شد:- سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ

نمبر ۵۳۶۶:- منکہ محمد بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد قوم زمیندار باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن گکھانوالی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا جو زیور تھا وہ تمام اس سے قبل مسجد لندن وغیرہ یا دیگر چندوں میں دے دیا ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ ہے جس میں سے تہائی حصہ کی یعنی مبلغ پچاس روپے کی وصیت کرتی ہوں۔ میں یہ رقم مبلغ چار روپے سالانہ کے حساب سے ادا کر کے رسید حاصل کرتی رہوں گی۔ اگر یہ رقم میری زندگی میں ادا نہ ہوئی تو نعش سے قبل میرے وارث ادا کر دیں گے۔

الامتہ:- محمد بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد:- علی احمد مولوی فاضل ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نیز اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ہم پسران مسماۃ محمد بی بی اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ جو رقم ہماری والدہ اپنی زندگی میں ادا کر دے گی اگر اس کے علاوہ کچھ باقی رقم مبلغ پچاس روپے سے بچے گی تو قبل از نعش ادا کر دیں گے۔ ہم اس رقم کے ادا کرنے کے ہر طرح سے ذمہ دار ہیں۔

العبد:- صوبیدار پسر موصیہ بقلم خود ساکن گکھانوالی
العبد:- محمد ابراہیم پسر موصیہ بقلم خود گکھانوالی

میں مسمی فضل احمد اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ جو رقم میری بیوی اپنی زندگی میں ادا کر دے گی۔ اس کے علاوہ اگر کچھ رقم بچی تو اس کے ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔

فضل احمد احمدی بقلم خود

نمبر ۵۳۶۵:- منکہ سید ظفیر احمد ولد سید منظر علی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ماہ اپریل ۱۹۳۷ء ساکن غریب پور ڈاکخانہ عمرپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوں میری تنخواہ اس وقت [illegible] روپے ہے۔ میرے والدین بفضل خدا حیات ہیں۔ کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کا میں مالک نہیں ہوں اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ میں وصیت کرتا ہوں اور جب بھی اس تنخواہ میں ترقی ہوگی۔ اس کا بھی دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل کر لوں۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور نیز میری وفات کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- سید ظفیر احمد مدرس ہائی سکول جمشید پور
گواہ شد:- عبد اللہ خان پرسنل اسسٹنٹ چیف ٹاؤن ایڈمنسٹریٹر جمشید پور بی۔ این۔ آر
گواہ شد:- بشیر احمد چغتائی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جمشید پور

12.4.50.
Qadma.

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک پرانی تقریر کی ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں غالباً ۱۹۱۵ یا ۱۶ء میں "اسلام" پر ایک تقریر لاہور میں فرمائی تھی جس میں اسلام اور ایمان کے الفاظ سے ثابت کیا تھا۔ کہ اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے۔ حضور کی یہ تقریر ٹریکٹ کی صورت میں شائع کی گئی تھی۔ اس کے متعلق حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ لیگوس افریقہ نے بے حد ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کوئی بھائی یہ ٹریکٹ دے سکیں۔ تو وہ بہت ممنون ہونگے۔ جو صاحب یہ ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ وہ مذکورہ بالا ٹریکٹ مینیجر الفضل کو بھیج دیں۔ جو حکیم صاحب کو پہنچا دیں گے۔

لنڈن یکم مئی۔ آج وزیر اعظم برطانیہ نے ایوان عام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جرمن برطانوی بحری معاہدہ جس کے خاتمہ کا ہٹلر نے اعلان کر دیا ہے۔ اس کے احیاء کی کوشش سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

لنڈن یکم مئی۔ برلن کی اطلاع ہے کہ جرمنی کی بحری اور بری فوجیں ہیل کے قریب مشقی جنگ کرنے میں مصروف ہیں۔

لنڈن یکم مئی۔ آج برطانوی پارلیمنٹ کے اجلاس میں جبری بھرتی کے بل کا متن منظور کیا گیا۔ گذشتہ ہفتہ کے روز سوویٹ روس کے سفیر اور وزیر خارجہ برطانیہ کے مابین جو گفتگو ہوئی۔ اس کی رپورٹ سنائی گئی۔ اور قضیہ فلسطین کے حل کے متعلق حکومت برطانیہ کی آخری تجاویز پر غور ہوا۔

لنڈن یکم مئی۔ برلن کا پیغام ہے کہ آج وہاں یوم مزدوران نہایت شان کے ساتھ منایا گیا۔ ایک جلسہ میں ہٹلر نے اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ بالخصوص نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ کہ وہ قوم کے اندر نفاق و اختلاف پیدا نہ ہونے دیں۔

لنڈن یکم مئی۔ حکومت برطانیہ کے دفتر داخلہ کی طرف سے انگلستان میں مقیم تمام جرمنوں کو انگلستان چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور ان پر واضح کیا گیا ہے کہ انگلستان میں ان کی موجودگی پسندیدہ نہیں۔

لنڈن یکم مئی۔ جرمن کمانڈر انچیف جو متعدد جرمن فوجی افسروں کے ہمراہ روما آئے تھے لیبیا روانہ ہو گئے۔ اطالوی سپہ سالار بھی ان کے ہمراہ ہے۔

لاہور یکم مئی۔ کل بورڈ آف ٹریڈ کے اجلاس میں سر چھوٹو رام وزیر ترقیات حکومت پنجاب نے اعلان کیا کہ پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ میں صنعت و حرفت کو فروغ دینے کی غرض سے ۴ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ قرضوں وغیرہ کی صورت میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

شملہ یکم مئی۔ مسئلہ فلسطین کے متعلق برطانوی گورنمنٹ کی تجاویز آئندہ مہینے کے اوائل میں شائع کر دی جائیں گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تجاویز ان تجاویز سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جو فلسطین کانفرنس میں پیش کی گئی تھیں بہت مختلف ہوں گی۔

گورکھپور ۳۰ اپریل۔ ۵۰ شیعہ قیدیوں نے اس بناء پر کھانا کھانے سے انکار کر دیا کہ وہ ہندوؤں کا تیار کیا ہوا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انسپکٹر جنرل جیل خانجات کو اس بارے میں لکھا لیکن اس نے جواب دیا کہ شیعوں کے لئے علیحدہ خوراک کا انتظام کرنا ناممکن ہے عارضی طور پر خشک رسد کا انتظام کر کے معاملہ حکومت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

کمبا کونم یکم مئی۔ ایک ملحقہ گاؤں میں ایک جلسہ کے دوران میں تقریباً پچاس آدمیوں نے حملہ کر دیا۔ پتھر برسائے اور لاٹھیاں استعمال کیں بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

علی گڑھ یکم مئی۔ سبھاش بابو کے استعفیٰ کے متعلق سر محمد یعقوب نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ تنازعہ فیڈریشن کے سوال پر تھا۔ اب واضح ہو گیا ہے کہ کانگرس فیڈریشن قبول کرنے کو تیار ہے

کلکتہ یکم مئی۔ گاندھی جی ہندرابن ضلع چمپارن کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں آپ گاندھی سیوا سنگھ کے سالانہ اجلاس میں شریک ہوں گے۔

کلکتہ یکم مئی۔ آج کانگرس کمیٹی میں پنڈت جواہر لال نے جنگ کے متعلق جو ریزولیوشن پیش کیا۔ وہ دراصل سبھاش بابو نے پیش کرنا تھا۔ لیکن وہ چونکہ اجلاس سے غیر حاضر رہے۔ اس لئے پنڈت صاحب نے پیش کر دیا۔

لنڈن یکم مئی۔ سبھاش بابو کے مستعفی ہونے کے متعلق "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ اس سے ایک ناقابل برداشت صورت حالات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اب امید ہے کہ کانگرس متحد ہو کر آگے بڑھ سکے گی۔ اس مقصد کے لئے گاندھی جی مسٹر بوس سے بہت زیادہ موزوں ہیں۔ اور نئے پریذیڈنٹ کو گاندھی جی کا اعتماد حاصل ہوگا۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ پہلے تین ہفتوں میں ۴۰ ہزار رنگروٹ مقامی فوج میں بھرتی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سال جس قدر رنگروٹ بھرتی ہوئے اس سے یہ تعداد زیادہ ہے۔

کپورتھلہ ۳۰ اپریل۔ دیوان بہادر پنڈت ی داس یہاں آگئے ہیں۔ اور کل سر جان کولڈسٹریم سے عہدہ وزارت عظمیٰ کا چارج لے لیں گے۔ کل ہی سے کونسل بھی عالم وجود میں آجائے گی۔ اس کے صدر سری ٹکہ راج اور نائب صدر دیوان بہادر پنڈت ی داس ہوں گے۔

بمبئی یکم مئی۔ ایک امریکن مہم چند روز ہوئے یہاں پہنچی تھی۔ پولینڈ سے ایک اور مہم آرہی ہے۔ یہ نانگا پربت کو سر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ چار جرمنوں پر مشتمل ایک اور پارٹی یہاں پہنچ رہی ہے جو نانگا پربت کو سر کرنے چلی ہے۔ اس سے قبل تین مہمیں نانگا پربت کو سر کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

لاہور یکم مئی۔ ضلع رہتک و حصار کے مابین ایک جنگل میں پولیس نے ڈاکوؤں کی ایک کمین گاہ پر حملہ کیا۔ ڈاکوؤں نے پولیس پر فائر کئے سخت لڑائی ہوئی جس میں دو ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ اور پولیس کو ایک رائفل تین بندوقیں۔ دو ریوالور ایک بم اور بہت سے کارتوس ہاتھ آئے

راجکوٹ یکم مئی۔ دربار وریروالا نے اعلان کیا ہے۔ کہ امید ہے سردار پٹیل ہماری ریاست کے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور خواہ مخواہ گمراہ نہیں کریں گے۔

لکھنؤ یکم مئی۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بارہ وفات کا جلوس جن بازاروں سے گذرے گا۔ ان میں رہنے والے شیعوں پر ۲۴ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر جاری کر دیا جائے۔

ناگپور یکم مئی۔ مختلف فیکٹریوں میں کام کرنے والے ۱۵ ہزار مزدوروں نے آج ہڑتال کر دی۔ ایک جلسہ کیا جس میں حاضری ۵۰ ہزار تھی۔ صدر جلسہ نے اعلان کیا۔ کہ ہم مسٹر بوس کی ہر ممکن امداد کریں گے۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ساری دنیا کے مزدور ان کی مدد کریں۔

امرتسر یکم مئی۔ آج یہاں سونے کا بھاؤ ۱۵/۵/۳۷ فی تولہ اور چاندی ۴۳/۶/۳ ہے۔ بمبئی میں سونا ۱۳۷/۴ ہے۔ ہاپوڑ میں گندم ۲/۷/۱ ہے۔ لائل پور میں بنولہ ۲/۳/۰ ہے۔ جڑانوالہ میں گھی ۳۷/۸/۰ ہے۔

لاہور یکم مئی۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جیلوں میں قیدیوں کو آئندہ سات فٹ کے بجائے آٹھ فٹ لمبی چادریں دی جایا کریں۔ اور پہلے کی نسبت تعداد میں بھی زیادہ دی جایا کریں۔

لاہور یکم مئی۔ کسان مورچہ کے سلسلہ میں جو عورتیں سول نافرمانی کر رہی ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے پولیس میں دس مسلمان سکھ دیہاتی عورتیں بھرتی کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک حوالدار اور نو سپاہی ہیں۔

جے پور یکم مئی۔ سٹیٹ ریلوے نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ انٹر کلاس کے ڈبوں میں بھی بجلی کے پنکھے لگائے جائیں۔ اس فیصلہ پر پبلک کی طرف سے بہت اظہار استحسان کیا جا رہا ہے۔

کوئٹہ یکم مئی۔ فورٹ سنڈیمن سے جو دو ہندو اغوا کئے گئے تھے۔ انہیں قبائلیوں سے سیاسی دباؤ کے ماتحت واپس حاصل کیا جا چکا ہے۔

ماسکو یکم مئی۔ یہاں یوم مزدوران بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ وزیر حربیہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ سرخ فوج لڑنے کے لئے بالکل آمادہ ہے۔ حکومت روس یورپ کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی مگر اس کا یہ مقصد نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ روسی فوج لڑنا نہیں چاہتی۔ ہم جارحانہ اقدام کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ اور روسی مفاد کو کسی صورت میں پامال نہیں ہونے دیں گے۔ آج پندرہ لاکھ کی زبردست فوج نے پریڈ کی۔ اس اثناء میں روسی طیارے فضائے آسمانی میں پرواز کر رہے تھے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سرینگر (کشمیر)

یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے

ریل اور سڑک کے سفر کے مشترکہ ٹکٹ

جو واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے چھ ماہ تک قابل استعمال ہوں گے

نارتھ ویسٹرن۔ ایسٹ انڈین بمبئی بڑودہ۔ اور سنٹرل انڈیا اور جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے رعائتی نرخوں پر ملیں گے۔

ان ٹکٹوں سے آپ کار یا بس میں

۱۰۰ میل تک سفر کرنے کے مجاز ہوں گے:۔

مزید تفصیلات اور باتصویر پمفلٹوں کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیئے:۔

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

الیکٹرو کلچر کے متعلق مشورہ

اگر کوئی احمدی دوست ڈاکٹر ہنرو۔ آئی۔ سی۔ ایس مین پوری (یو۔ پی) کے الیکٹرو کلچر کے متعلق واقفیت اور تجربہ رکھتے ہوں۔ تو براہ مہربانی اپنے ایڈریس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ مجھے بہت ضروری مشورہ لینا ہے:۔

احقر عبدالقیوم خان احمدیہ بلڈنگس بٹالہ (پنجاب)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم نمبر ۶

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ غلام محمد ولد بلاقی ذات ارائیں سکنہ شتاب گڑھ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پیر باہی وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہ (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ $\frac{5}{39}$ ۳۱ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ $\frac{5}{39}$ ۳۱ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے:۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ $\frac{5}{39}$ ۳۱ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ **حکیم نظام جان** شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔

چنانچہ جغرافیہ والے ان کو ڈریوڈینز (Dravadians) کہتے ہیں۔ یہ لوگ سیاسی طور پر کسی زمانہ میں مغلوب ہوئے۔ پھر ذلیل سے ذلیل تر ہوتے چلے گئے۔ پہلے حکومت گئی۔ پھر تجارت گئی۔ پھر صنعت و حرفت گئی۔ پھر علم گیا پھر عزت گئی۔ گویا وہ ساری چیزیں جو دنیا میں انسان کی عزت اور ترقی کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ ان سے یہ محروم ہو گئیں۔ اور سینکڑوں نہیں ہزاروں سالوں سے محروم چلی آتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام

ہے کہ "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۶) اور میں سمجھتا ہوں اس الہام میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ قومیں جو ادنےٰ کہلاتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کو ادنےٰ حالت سے نکال کر ترقی کی طرف لے جایا جائے گا۔ آج سیاسی طور پر دنیا میں ایسے حالات پیدا ہیں۔ کہ ہندو اور مسلمان دونوں یہ چاہتے ہیں کہ ان قوموں کو وہ اپنے اندر شامل کریں۔ مگر ان کا شامل کرنا محض سیاسی ہے۔ اور ان کی غرض صرف اتنی ہی ہے کہ یہ لوگ آئندہ ہندو یا مسلمان کہلائیں۔ اور اپنے ووٹ ان کو دے دیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جو قوم جس کے ساتھ شامل ہو گی اپنے ووٹ بھی اسی کو دے گی مگر میرے نزدیک ان سے صرف اتنی ہی ہمدردی کرنا کہ ان کا نیا نام رکھ دیا جائے۔ اور ان کے ووٹوں سے خود فائدہ اٹھایا جائے۔

نہایت کمینہ اور اخلاق سے گری ہوئی بات

ہے۔ اگر ہم ان قوموں کو حقیقی فائدہ پہونچانا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان میں تعلیم پھیلائیں ان میں پیشوں کی ترویج کریں۔ انہیں صنعت و حرفت کے کام سکھائیں یہانتک کہ ان کا معیار زندگی بلند ہو جائے۔ ان کا معیار عقل بلند ہو جائے۔ اور ان کا معیار علم بلند ہو جائے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ سانسی۔ چوڑھے اور بھیل قوم کے افراد جو ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ یا بعض اور قومیں جو اس ملک میں ادنےٰ اور حقیر سمجھی جاتی ہیں۔ اگر ان میں تعلیم آجائے۔ اگر ان میں سے بھی بی۔ اے اور ایم۔ اے بننا شروع ہو جائیں۔ اگر وہ بھی مولوی فاضل کی ڈگریاں حاصل کریں۔ اگر وہ بھی مساجد کے منبر پر کھڑے ہو کر وعظ کریں۔ اگر ان کی زبان سے بھی ایسی باتیں نکلیں جنہیں سنکر پرانی نسلوں کے مسلمان واہ وا اور سبحان اللہ کہیں اگر وہ بھی مدرسوں کی کرسیوں پر بیٹھیں۔ اگر وہ بھی کالج کے پروفیسر بنیں۔ اگر وہ بھی اپنی قوم کے لڑکوں کو اعلےٰ تعلیم دلائیں۔ تو وہ اس ذلت کے نام کو اپنے ساتھ رہنے دینگے یقیناً یہ نام پیچھے رہ جائے گا۔ اور وہ قوم ترقی کی منزلوں کی طرف بڑی سرعت سے قدم بڑھاتی ہوئی چلی جائے گی۔

پس

ہماری جماعت کا فرض

ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان لوگوں کو صرف نام کا مسلمان نہ بنائے۔ بلکہ ان کے لئے علمی اخلاقی۔ تمدنی اور اقتصادی ترقی کے سامان مہیا کرے۔ کیونکہ سب سے زیادہ تعلیم کے یہی لوگ مستحق ہیں اور سب سے زیادہ مجبور بھی یہی ہیں ان میں اتنے لکھے پڑھے لوگ نہیں کہ یہ دوسروں کی مدد کے بغیر اپنی قوم کے افراد کو پڑھا سکیں۔ پس ہمیں سب سے پہلے ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ ان کے زیادہ قریب دارالرحمت والے ہیں اور وہ

محلہ دارالرحمت کے رہنے والوں سے خواہش

کر رہے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں ان کی مدد کریں۔ اور دارالصحت والوں کو پڑھائیں۔ میں بھی اس موقعہ پر دارالرحمت کے لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں بلکہ مَیں سمجھتا ہوں دارالرحمت کے لوگوں کی تخصیص کی اس میں ضرورت نہیں۔ یہ ایک ثواب کا کام ہے اور ثواب کے کام کے لئے دور سے بھی لوگ آسکتے ہیں۔ پس دوسرے محلوں سے بھی جو دوست یہ ثواب حاصل کرنا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی خدمات پیش کر کے یہ

عظیم الشان ثواب

حاصل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے بن جائیں کہ "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے" یہ قومیں نام کے لحاظ سے بیشک آزاد ہیں۔ مگر حقیقتاً غلام ہیں۔ اور غلاموں کو آزاد کرانا مومنوں کے عظیم الشان فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

پس مَیں خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی کہ وہ اس محلہ کی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کریں مگر اس تعلیم کے علاوہ جو دوسری تعلیم ہے یعنی اعلےٰ مذہبی اور دنیوی تعلیم۔ اس کی طرف بھی ہمیں توجہ کرنی چاہیئے اور مَیں اس کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ وہ بعض خاص وظیفے ایسے مقرر کرے۔ جن سے اس قوم کے لڑکوں کو زیادہ اعلےٰ تعلیم دلائی جاسکے۔ خالی پڑھنا لکھنا سکھا دینا کافی نہیں۔ بلکہ اس قوم کی مجموعی حالت کو درست کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان میں اعلیٰ تعلیم رائج کی جائے جب ان لوگوں میں سے بعض نوجوان ایف۔ اے اور بی۔ اے ہو جائیں گے بعض

مذہبی لحاظ سے اعلیٰ تعلیم

حاصل کریں گے۔ اور وہ اپنے گھر کے افراد اور اپنی قوم کے افراد پر اثر ڈالیں گے۔ تو لازماً ان کی حالت پہلے سے بہت سدھر جائے گی۔ وہ اپنے گھروں کو اچھا بنائیں گے۔ وہ ان میں صفائی کا زیادہ خیال رکھینگے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کے باعث ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج قادیان سنٹر میں مولوی فاضل کے طلبار کا امتحان شروع ہو گیا ہے جامعہ احمدیہ کی طرف سے بارہ طلبار امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ چار پرائیویٹ جن میں ایک خاتون ہیں امتحان میں شامل ہوئے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کے الیکشن کو کامیاب بنانے کے لئے جن اصحاب نے جدوجہد کی۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے آج بعد نماز عصر ان کو پارٹی دی گئی۔

تو وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں گے۔ اور اس طرح قوم کا علمی عقلی اور تمدنی معیار بہت بلند ہو جائے گا۔ مگر یہ کام خدام الاحمدیہ کا نہیں۔ میں اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان کے لئے بعض وظائف مقرر کرے۔ اور اگر اس سال زیادہ وظائف مقرر نہ کئے جا سکیں۔ تو کم از کم ایک وظیفہ اس سال دارالصنعت کے کسی بچے کو تعلیم دلانے کے لئے ضرور جاری کر دینا چاہیئے۔ چاہے اُس بچے کو بورڈنگ میں ہی رکھنا پڑے تاکہ اس کا اخلاقی معیار بھی بلند ہو۔ اور اس کی ذہنی ترقی بھی ہو۔

پس وہ ایک سے تجربہ شروع کریں اور جوں جوں اس میں کامیابی ہوتی چلی جائے۔ ان وظائف کو زیادہ کرتے چلے جائیں۔ اگر صدر انجمن احمدیہ یہ کام شروع کر دے۔ تو تھوڑے عرصہ میں ہی عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ بہت بڑی کمینگی ہوگی۔ کہ ہم نام میں تو ان لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ مگر ان خوبیوں میں شامل نہ کریں۔ جو قومی طور پر خدا تعالٰے نے ہمیں عطا فرمائی ہیں ؏

پھر میں اُن

تمام لوگوں سے خواہش

کرتا ہوں جن کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ پڑھے ہوئے نہیں کہ وہ اس کام میں حصہ لیں۔ اور ہماری مدد کریں۔ یہ محض ان کے فائدہ کی سکیم ہے۔ جو جاری کی گئی ہے۔ اگر ان کے اوقات کا حرج بھی ہو۔ تو وہ اس حرج کو گوارا کر کے اپنی تعلیم مکمل کر لیں۔ چھ مہینے انسان کی زندگی میں سے کوئی بڑا عرصہ نہیں۔ لوگ ہر سال دو دو۔ تین تین مہینوں کے لئے تبدیلِ آب و ہوا کے لئے باہر چلے جاتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں لازماً اُن کے کاموں کو نقصان پہونچتا ہے۔ مگر وہ کوئی پروا نہیں کرتے۔ قادیان سے ہی ہر سال پانچ سات آدمی گرمی کے ایام میں کشمیر یا پالم پور چلے جاتے ہیں۔ اور وہ اس عرصہ میں جب تک باہر رہتے ہیں۔ کوئی خاص کام نہیں کرتے۔ اگر ان کی یہاں تجارت ہوتی ہے تو تجارت چھوڑ جاتے ہیں۔ ملازمت ہوتی ہے۔ تو رخصت لے لیتے ہیں۔ بہر حال وہ تفریح طبع کے لئے اوقات نکال لیتے ہیں۔ اور یہاں تو روزانہ صرف ایک یا دو گھنٹے وقت صرف کرنا ہے۔ جس میں کوئی مشکل بات نہیں ہاں ممکن ہے۔ کہ بعض کا ذہن ایسا تیز نہ ہو۔ اور انہیں پندرہ بیس دن اس کام کے لئے کلیتہً اپنے آپ کو فارغ کرنا پڑے۔ اس صورت میں انہیں پندرہ بیس دنوں کے لئے اپنے آپ کو فارغ بھی کرنا پڑے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی شخص ایسا ہو۔ جو اپنی عمر میں سے پندرہ بیس دن اس کام کے لئے فارغ نہ کر سکے۔ جس میں نہ صرف اس کا اپنا فائدہ ہے بلکہ اسلام اور احمدیت کا بھی فائدہ ہے ؏

پس سب کو چاہیئے۔ کہ اس کام کو اپنا کام سمجھ کر اور سلسلہ کا کام سمجھ کر کریں۔ اور اگر اس کام کے لئے انہیں اپنے وقت کی قربانی کرنی پڑے۔ تو شوق اور خوشی کے ساتھ یہ قربانی کریں جب ان میں تعلیم آ جائے گی۔ تو لازماً وہ اپنے بچوں کو زیادہ تعلیم دلائیں گے اور پھر تعلیم کی قدر بھی انہیں معلوم ہو جائے گی۔ مثلاً

نماز با ترجمہ

ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے بغیر عبادت میں کبھی لذت نہیں آسکتی۔ میں نے دیکھا ہے۔ یورپ کے لوگ اکثر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اُس نماز کا فائدہ کیا۔ جس میں محض الفاظ رٹے جاتے ہیں۔ اور کہنے والے کو یہ پتہ تک نہیں ہوتا۔ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہ اعتراض ہے تو غلط مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نماز کا پورا فائدہ بغیر ترجمہ کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم اس سوال کا جواب دیں۔ تو صرف دو طرح ہی دے سکتے ہیں۔ یا تو ہم یہ کہیں۔ کہ باوجود ترجمہ نہ جاننے کے نماز سے ہم پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یا یہ کہیں۔ کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ کہ مسلمان نماز کا ترجمہ نہیں جانتے۔ مسلمانوں میں سے ہر شخص نماز کا ترجمہ جانتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ نماز سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہی دو جوابوں سے ہم دُشمن کو خاموش کرا سکتے ہیں۔ مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ دونوں جواب بالکل غلط ہیں۔ ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ ترجمہ کا کوئی فائدہ نہیں اور بغیر اس کا علم رکھنے کے بھی نماز سے پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور ہم یہ جواب بھی قطعاً نہیں دے سکتے۔ کہ ہر مسلمان نماز کا ترجمہ جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی قطعی طور پر غلط ہے ؏

پس دُشمن کے اعتراض سے بچنے کے لئے ہمارے لئے ایک ہی راستہ کھُلا ہے۔ اور وہ یہ کہ سب مسلمانوں کو نماز کا ترجمہ سکھا دیں پھر دُشمن کا اعتراض بھی باطل ہو جائے گا اور ہماری قوم کی مذہبی اور علمی حالت بھی ترقی کر جائے گی۔ اور کوئی نہیں کہہ سکے گا۔ کہ ہم ایک ایسا کام کرتے ہیں۔ جس کا فائدہ ہمیں اتنا بھی نہیں پہونچتا۔ جتنا فائدہ وہ قومیں اٹھا رہی ہیں۔ جو اصل زبان کی بجائے اس کا ترجمہ نماز میں پڑھنے کی عادی ہیں۔ یورپین قوموں میں جس قدر دُعائیں اور

عبادت کے کلمات

رائج ہیں۔ وہ اصل زبان میں نہیں بلکہ اُن کا ترجمہ ہے۔ اصل زبان عبرانی تھی۔ مگر بعد میں اس۔ یونانی میں ترجمہ ہوا۔ اور اس سے انگلستان والوں نے انگریزی میں ترجمہ کر لیا۔ جرمن والوں نے جرمنی میں ترجمہ کر لیا فرانس والوں نے فرانسیسی زبان میں ترجمہ کر لیا۔ اور روس والوں نے روسی زبان میں ترجمہ کر لیا۔ اس طرح گو اصل زبان اُن کے سامنے نہیں آتی۔ مگر وہ اس کا مطلب اور مفہوم خوب سمجھتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عربی زبان میں ہی نماز ہونی چاہیئے۔ پنجابی یا اُردو۔ یا

کسی اور زبان میں نماز جائز نہیں

اب ظاہر ہے۔ کہ اگر ایک پنجابی آدمی جو عربی نہیں جانتا۔ نماز میں کھڑے ہو کر یوں نماز دوہراتا ہے کہ "میں اس اللہ کا ناں لیکے نماز شروع کردا ہاں۔ جو بڑی مہربانیاں تے احسان کرن والا ہے۔ میں اس اللہ دی تعریف کردا ہاں جیہڑا رب ہے سارے جہاناں دا۔ جیہڑا بڑا مہربان تے رحیم ہے" تو فوراً اس کے دماغ میں ایک مضمون پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کی محبت اس کے دل میں جوش مارنے لگ جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور وہ نہیں جانتا۔ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کیا معنے ہیں۔ تو اس کا دماغ بالکل خالی رہتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ بسم اللہ نہ معلوم کیا چیز ہے رحمٰن اور رحیم نہ معلوم کسے کہتے ہیں۔ پھر جب وہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین تو پھر حیران ہوتا ہے۔ کہ حمد کیا ہوئی۔ اور رب العالمین کے کیا معنے ہوئے اسی طرح جب وہ کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ تو وہ نہیں جانتا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کے کیا معنے ہیں۔ بے شک اسے یہ تو خیال آئے گا۔ کہ یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں

میرے مذہب کی تعلیم

ہے۔ اور میں ان الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالٰے کی عبادت کر رہا ہوں مگر اس نماز کا جو عملی فائدہ ہے

وُہ اسے حاصل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر جیسا کہ بائیبل کی دعاؤں کا ترجمہ عیسائی کر لیتے ہیں۔ وُہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہنے کی بجائے یہ کہے کہ اے میرے رب میں تیری ہی عبادت کرداں ہاں اور تیرے کولوں ہی مدد منگداہاں۔ تو اس وقت وہ ایک ربودگی کی حالت میں ہوگا۔ اور جب وُہ یہ کہہ رہا ہوگا کہ خدایا میں تیرے کولوں ہی مدد منگداہاں تیرے سوا مینوں مدد دینے والا ہور کوئی نہیں۔ تو خود ہی سوچ لو اس پر کتنی رقت طاری ہوگی۔ اور کسقدر

اللہ تعالےٰ کی خشیت

اس کے دل میں موجزن ہوگی۔ لیکن اگر وُہ عربی الفاظ کا مفہوم نہیں جانتا تو ایاک نعبد وایاک نستعین اس کے لئے ایسا ہی ہوگا۔ جیسے پتھر اٹھا کر کسی کو مار دیا۔ پس ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اسے نماز کا ترجمہ آتا ہو۔ ورنہ ہم نماز سے وُہ فائدہ ہرگز نہیں اٹھا سکتے۔ جو عیسائی وغیرہ اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ترجمہ کی وجہ سے اپنی زبان میں اپنی دعاؤں کا مطلب خوب سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمان

عربی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے

نماز کے مفہوم کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں نماز پڑھنے کے باوجود اتنی روحانیت نہیں ہوتی۔ جتنی روحانیت بعض جھوٹے مذاہب کے پیرووں میں دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے کہ وُہ اپنی روزانہ عبادت کے کلمات ان زبانوں میں ادا کرتے ہیں۔ جن کو وُہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً سکھ ہیں ان کا گرنتھ ایسی زبان میں ہے۔ جس کو وہ سمجھتے ہیں۔ اب ایک سکھ جب گرنتھ کا کوئی شعر پڑھ رہا ہوتا ہے۔ تو اس کا دل

جوش اور محبت سے بھرا ہوُا

ہوتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان جو قرآن کا ترجمہ نہیں جانتا۔ وہ بعض دفعہ عبارتوں کی عبارتیں پڑھ جاتا ہے۔ اور اس کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی منتر کر رہا ہے۔ لیکن اگر وُہ قرآن کے معنی سمجھنے لگ جائے۔ تو اس کے اندر بھی ویسا ہی جوش پیدا ہو جائے۔ جیسے سکھوں اور عیسائیوں میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ چونکہ اس کی تعلیم زیادہ اعلےٰ ہے۔ اس لئے اس کے اندر ان سے زیادہ جوش پیدا ہوگا۔ اس کا علم ان سے زیادہ بڑھے گا۔ اور اس کا عرفان ان کے عرفان سے بہت اعلیٰ ہوگا۔ لیکن جب یہ معنی نہیں جانتا تو دوسرے سے اس کا علم اور عرفان کم نہیں ہوتا بلکہ ہوتا ہی نہیں۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات ہمیں ضرور کرنی پڑے گی۔ یا تو ہمارے لئے ضروری ہوگا کہ ہم اپنے میں سے

ہر شخص کو نماز کا ترجمہ

سکھا دیں۔ تا کہ وُہ نماز کی برکات سے مستفیض ہو۔ یا ہمیں اسلام کی بتائی ہوئی عربی دُعائیں اور قرآن کریم کی عبارتیں چھوڑنی پڑیں گی۔ اور ان کی بجائے اردو یا پنجابی میں نمازیں ڈھالنی پڑیں گی۔ اور ہمیں کہنا پڑیگا۔ کہ بجائے عربی کے پنجابی یا اردو کے کلمات پڑھ لئے جائیں۔ مگر یہ دوسری چیز بڑی خرابیاں پیدا کرنے والی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس طریق سے افراد کو فائدہ ہوتا ہے مگر قومیں اس سے بالکل تباہ ہو جاتی ہیں۔ اور

ترجمے بدلتے بدلتے کہیں کے کہیں پہنچ جاتے ہیں

آخر وُہ ترجمے ہی تھے۔ جن کی وجہ سے عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بجائے خدا تعالےٰ کا برگزیدہ رسول تسلیم کرنے کے خداؑ اور خداؑ کا بیٹا بنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر زبان میں بعض ایسے محاورے ہوتے ہیں جن کا دوسری زبان میں اگر لفظی ترجمہ کیا جائے۔ تو مفہوم بالکل بدل جاتا ہے۔ اب یہ

ایک عبرانی محاورہ

ہے۔ کہ جب کسی کو خدا تعالےٰ کا بیٹا کہا جائے۔ تو اس کے معنی خدا تعالےٰ کے پیارے کے ہوتے ہیں۔ جب تک عیسائی عبرانی سے تعلق رکھتے رہے۔ جہاں اس قسم کا کوئی فقرہ آتا وُہ فوراً سمجھ جاتے کہ اس کے معنی خُدا تعالےٰ کے پیارے کے ہیں۔ مگر جب یونانی میں انجیل کا ترجمہ ہوُا تو ترجمہ کرنے والوں نے اس محاورہ کا ترجمہ بجائے خدا کے پیارے کے خدا کے بیٹے کر دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوُا کہ بعد میں آنے والے عیسائیوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ حضرت مسیح سچ مچ

خُدا تعالےٰ کے بیٹے

تھے۔ اس خرابی کو اس امر سے اور بھی مدد ملی۔ کہ یونانی لوگوں نے یہی سمجھ لیا۔ کہ حضرت مسیح سچ مچ اسکے بیٹے کا سابق مذہب ایسا تھا۔ کہ اس میں بعض لوگوں کو خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دیا جاتا تھا۔

پس انہوں نے حضرت مسیح کے متعلق جب یہ لکھا ہوُا دیکھا کہ وُہ خدا کے بیٹے تھے۔ تو انہوں نے کچھ اپنے پرانے عقائد کی بنا پر اور کچھ لفظی غلطی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے انہیں حقیقی معنوں میں خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دے دیا۔ اب اگر اصل کتاب عبرانی میں ہی ہتی۔ تو چونکہ عبرانی محاورہ میں اس کے معنی پیارے کے ہیں۔ اس لئے ان الفاظ سے کسی کو دھوکا نہ لگتا۔ اور نہ شرک کا عقیدہ پھیلتا۔ اسی طرح

ہندوؤں میں اوتار کا لفظ

ہے۔ یہ بھی ہندوؤں کا ایک محاورہ ہے۔ لیکن اگر اس کا اردو یا پنجابی میں ہم لفظی ترجمہ کریں۔ تو اس کے معنی یقیناً نبی کے نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ایسے معنی بن جاتے ہیں۔ جس میں خدا تعالےٰ کے نزول اور حلول کو بعض اجسام میں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ تو

تراجم کا ایک بہت بڑا نقص

یہ ہے کہ زمانہ کے تغیرات کے ساتھ ساتھ مذاہب میں بھی تغیر آجاتا ہے اور عقائد تک بدل جاتے ہیں۔ اور اس کی وجہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں یہ ہے۔ کہ بعض محاورے ایک ملک میں ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے میں نہیں۔ اردو میں ہی محاورہ ہے۔ کہتے ہیں فلاں شخص کی آنکھ بیٹھ گئی۔ اب جب بھی کوئی شخص یہ محاورہ سنتا ہے۔ وُہ ہرگز یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ کسی شخص کی آنکھ کے پیر اور گھٹنے تھے۔ اور وُہ ان گھٹنوں کو تہہ کر کے زمین پر بیٹھ گئی۔ بلکہ

آنکھ بیٹھنے کے معنی

ہر اردو دان یہی سمجھتا ہے۔ کہ آنکھ ضائع ہوگئی۔ لیکن اگر اس محاورہ کا انگریزی میں ہم لفظی ترجمہ کریں۔ تو یا تو لوگ یہ سمجھیں گے کہ ہم پاگل ہو گئے یا یہ کہیں گے کہ یہ ان کا کوئی خاص عقیدہ ہوگا۔ مثلاً اگر ہم اس کی آنکھ بیٹھ گئی کا ترجمہ انگریزی میں یہ کریں۔ کہ ہز آئی سیٹ (His eye Sat) تو لوگ یا تو یہ سمجھیں گے کہ یہ ان کا عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں آدمی ہوتی ہیں۔ اور وُہ بیٹھ بھی جایا کرتی ہیں۔ یا یہ کہیں گے کہ کہنے والے پاگل ہیں۔ ان کے اندر اتنی بھی عقل نہیں کہ یہ سمجھ سکیں آنکھیں بیٹھا نہیں کرتیں۔ مگر

اردو جاننے والا

کوئی شخص اس غلطی میں مُبتلا نہیں ہوگا۔ وُہ یہ فقرہ سنتے ہی کہہ دے گا۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آنکھ جاتی رہی۔

تو ترجمے میں مفہوم چونکہ کچھ کا کچھ بدل جاتا ہے۔ اس لئے اصل کو نظر انداز کر کے ترجمہ رائج کر دینا مذہب کو بگاڑ دینے کا موجب ہو جاتا ہے:۔

پس خالی ترجمے پر ایسی صورت میں انحصار رکھنا جبکہ اصل الفاظ ساتھ نہ ہوں۔ ایک نہایت خطرناک بات ہے۔ اور خالی اصل الفاظ کو رٹنا جب کہ اس کا ترجمہ انسان کو نہ آتا ہو۔ یہ بھی کوئی مفید بات نہیں

مکمل فائدہ

انسان کو اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُسے عربی بھی آتی ہو۔ اور اس عربی کا ترجمہ بھی آتا ہو۔ جب وہ قرآن کو عربی میں پڑھے اور اپنی زبان میں اس کا مطلب سمجھے۔ نماز کو عربی میں ادا کرے اور ساتھ ہی نماز کا مفہوم بھی سمجھتا جائے اور ذکر الٰہی بھی عربی میں کرے۔ مگر ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ اس کے مطالب سے بھی آگاہ ہوتا چلا جائے اگر ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں۔ تو دُشمن کا اعتراض بھی جاتا رہتا ہے۔ اور قدم کو فائدہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں ہم دشمن سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ تمہارا یہ اعتراض کہ مسلمان محض الفاظ کو رٹتے ہیں۔ حقیقت سے آگاہ نہیں ہوتے درست نہیں۔ کیونکہ ہم میں سے ہر شخص نماز کا ترجمہ جانتا ہے۔ اور جو کچھ وہ نماز میں کہہ رہا ہوتا ہے۔ اس کے مفہوم کو وہ خوب سمجھ رہا ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں صرف ترجمے سے تم کو دھوکا لگ سکتا ہے۔ مگر ہمیں اس قسم کا کوئی دھوکا نہیں لگ سکتا کیونکہ اصل زبان بھی قائم رہتی ہے اور اگر ترجمہ میں کوئی غلطی ہو۔ تو اصل زبان کو دیکھ کر اس غلطی کو دُور کیا جا سکتا ہے

پس عربی زبان کا رواج خواہ نماز میں ہو۔ خواہ تلاوت قرآن میں مذہب کو اس کی اصل صورت میں قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور

نماز اور قرآن کے ترجمے کا رواج

روحانیت کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ اگر ہم خالی ترجمہ لے لیں۔ تو علم بے شک بڑھتا رہے گا۔ لیکن مذہب گھٹ جائے گا۔ اور اگر خالی لفظ لے لیں۔ تو مذہب بے شک محفوظ رہے گا۔ مگر علم گھٹ جائیگا کامل فائدہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب مذہب بھی محفوظ ہو۔ اور علم بھی قائم ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب لفظ بھی قائم رہیں۔ اور ان کا ترجمہ بھی انسان کو آتا ہو۔ جب یہ دونوں چیزیں حاصل ہو جائیں۔ تو مذہب اور اہل مذہب دونوں محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا نہ تو وہ قومیں مقابلہ کر سکتی ہیں۔ جو ترجمہ ہی ترجمہ جانتی ہیں۔ اصل الفاظ کو بھلا بیٹھی ہیں۔ اور نہ وہ قومیں مقابلہ کر سکتی ہیں۔ جو اصل الفاظ کو تو رٹتی رہتی ہیں۔ مگر معانی اور مفہوم سے بے خبر ہوتی ہیں۔ غرض یہ

ایک اہم سوال

ہے۔ جس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس کی طرف خاص طور پر توجہ رکھیں گے۔ جب وہ یہ قدم اٹھا لیں گے۔ اور نماز با ترجمہ سیکھ جائیں گے۔ تو بہت سے مخلصین کو اللہ تعالےٰ سارا قرآن با ترجمہ پڑھنے کی توفیق دے دیگا۔ کیونکہ انسان جب نیکی کے راستہ میں ایک قدم اٹھاتا ہے۔ تو ہمیشہ اُسے دوسرا قدم اٹھانے کی بھی توفیق دی جاتی ہے

مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ہم پڑھ ہی نہیں سکتے۔ میں ایسے دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ یہ

شیطانی وسوسہ

ہے۔ جو اُن کے دل میں پیدا ہوا ہے بے شک اس قسم کی بات کہنے والے پانچ دس سے زیادہ آدمی نہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ زندہ قوموں میں ایک آدمی بھی ایسی غلطی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے:۔

یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دوسرا تو اپنے کام کا حرج کر کے پڑھانے آتا ہے۔ مگر پڑھنے والا کہتا ہے۔ کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی سرد ملک کا رہنے والا شخص جیٹھ ہاڑ کے دنوں میں سخت دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور پاس ہی مکانات تھے۔ قریب سے کوئی شخص گزرا۔ تو اس نے کہا۔ میاں تم یہاں کیوں بیٹھے ہو سایہ میں کیوں نہیں بیٹھ جاتے یہ سُنکر اس نے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا میں بیٹھ تو جاتا ہوں۔ مگر تم مجھے دو گے کیا؟ یہ بھی ایسی ہی حماقت ہے۔ پڑھنے میں آخر تمہارا اور تمہاری نسلوں کا فائدہ ہے۔ کسی اور کا اس میں کیا فائدہ ہے۔ جب تم پڑھ جاؤ گے تو تم اس بات پر تیار ہو جاؤ گے کہ اپنی

آئندہ نسلوں کو تعلیم دلاؤ

اور اگر تم انہیں تعلیم نہ بھی دلاؤ گے۔ تب بھی وہ کہیں گے۔ کہ ہمارا باپ اتنا پڑھا ہوا تھا۔ ہمیں بھی اس قدر ضرور تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ اس طرح علم کا تسلسل قائم رہے گا۔ اور جن نقائص کی طرف لوگ انہیں توجہ دلائیں گے۔ اُن کو دُور کرنے کے لئے وہ تیار رہیں گے:۔

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہم میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جو یہ کہے۔ کہ میں پڑھنا نہیں چاہتا۔ اور اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کا ذہن بالکل مُردہ ہے۔ اور یہ حالت ہمارے اندر نہیں ہونی چاہیئے:۔

میں چونکہ لاہور سے ابھی آرہا ہوں۔ اور مسجد میں پونے تین بجے کے قریب پہونچا ہوں۔ اس لئے میں اس سے زیادہ خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست اس قدر مضمون سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر

جوش سے عمل کرنے کی کوشش

کریں گے۔ میں نے ایک تو یہ کہا ہے۔ کہ دارالصحت والوں کو پڑھانے کے لئے دوستوں کی خدمات کی ضرورت ہے پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس غرض کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ دوسرے مَیں نے تعلیم و تربیت والوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اس سال کم سے کم ایک وظیفہ دارالصحت کے کسی بچہ کو تعلیم دلانے کے لئے جاری کر دیں۔ اور جب تک اُسے اعلےٰ تعلیم حاصل نہ ہو جائے۔ اس وقت تک یہ وظیفہ جاری رکھیں۔

پھر میں نے نماز کا ترجمہ اور قرآن ناظرہ پڑھانے کے متعلق اپنی سکیم کا ذکر کیا ہے۔ اور میں نے توجہ دلائی ہے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو پڑھانے کے لئے پیش کیا ہے۔ وہ ہمت اور استقلال سے پڑھائیں۔ اور جنہوں نے پڑھنا ہے۔ وہ بھی استقلال سے پڑھیں۔ کیونکہ اسی پر ان کی روحانیت کا دارومدار ہے۔ اسی طرح میں نے کہا ہے۔ کہ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ وہ نہیں پڑھ سکتے۔ یا اپنی پڑھائی کے لئے وہ وقت نہیں نکال سکتے۔ انہیں اپنی ضد چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ پر توکل کر کے اس کام کو شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا حافظہ کمزور ہے۔ تو اپنی طرف سے وہ بہرحال کام شروع کر دیں خدا ان کی مدد کریگا۔ اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اور بہت سے دُنیوی کام ہیں۔ اور اگر وہ اس طرف توجہ کرینگے تو ان کاموں کو نقصان پہنچیگا۔ تو بھی انہیں چاہیئے۔ کہ وہ خدا پر توکل کر کے اور اس کی مدد پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ کام شروع کر دیں یہ ایک نیک کام ہے اس میں کسی کو پیچھے نہیں رہنا چاہیئے:۔

تبلیغ بیرون ہند

بیرون ہند میں تبلیغ احمدیت

نائیجیریا میں تبلیغ

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم جو ان دنوں نائیجیریا کا دورہ کر رہے ہیں۔ ملحدن کیمپ سے لکھتے ہیں کہ ۲ مارچ کو چار میل چلکر ڈسٹرکٹ آفیسر سے ملاقات کی۔ اور سلسلہ کے متعلق انہیں ضروری معلومات بہم پہونچائیں۔ ۷ مارچ کو یہاں کے چیف کی وہ میٹنگ تھی۔ جس میں ہماری جماعت کی مسجد کے لئے قطعہ زمین دیا جانے والا تھا۔ جماعت سمیت اس میٹنگ میں گیا۔ الحمدللہ کہ زمین کا ایک ٹکڑا ہمیں دے دیا گیا۔

۸ مارچ کو جب چیف کو ملنے اور زمین دینے کا شکریہ ادا کرنے گیا۔ تو اس نے کہا ہم صرف ایک بار زمین دیں گے۔ اگر تم موجودہ قطعہ آئندہ ضروریات کے لئے کافی نہیں سمجھتے تو کوئی اور قطعہ لے لو۔ اور خود ہی ایک اور زمین کا پتہ بتلا دیا۔ چنانچہ سب چیف اور ایک اردلی ساتھ بھیجے یہ زمین بہت بڑی ہے۔ اور دوستوں کے مشورہ کے ساتھ اسی کو پسند کیا گیا اور واپس جا کر چیف سے کہا کہ وہ زمین دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے دے دی۔

۱۰ مارچ کو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور ایک پبلک لیکچر دیا۔ ۱۱ مارچ کو یہاں کے چیف اور یہاں کے رئیس اور اس کے دو نائبوں سے ملاقات کی۔ اور چند مسیحیوں کو تبلیغ کی۔ ۱۳ مارچ کو غیر احمدیوں کو ملکر تبلیغ کی۔

۱۴ مارچ وہ مبارک دن ہے جب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ میں نے اس تاریخ کو ایسے طور پر نفل شکرانہ پڑھ کر دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ خلافت ثانیہ میں برکت ڈالے۔ اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے۔

امریکہ میں تبلیغ

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے شکاگو سے لکھتے ہیں۔ کہ میں مختلف جماعت ہائے امریکہ کا معائنہ کر رہا ہوں۔ پٹس برگ سے میں کیلولینڈ آیا۔ ایک دو روز میں ناصر ٹن (؟) جاؤں گا۔ اور آغاز اپریل میں شکاگو پہونچوں گا۔ جہاں انشاء اللہ مسلم سن رائز کے آئندہ نمبر کی اشاعت کے لئے مواد مہیا کروں گا۔

کیلولینڈ کی شاخ کو بہت اچھی حالت میں پایا۔ گذشتہ موسم گرما میں ایک دوست اخویم ابوالکلام صاحب پٹس برگ سے یہاں آئے تھے۔ ان کو مقامی مشن کا صدر مقرر کیا گیا تھا۔ یہ انتظام نہایت شاندار طور پر کامیاب ہوا۔ اس دوست نے نہایت وفاداری سے کام کیا ہے اور اس شاخ نے ترقی کی ہے۔ دوران قیام کیلولینڈ میں ہفتہ بھر جلسے ہوئے تبلیغ اور اس سے بھی زیادہ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کا کام کرتا رہا۔ اس سفر میں تحریک جدید کے فنڈ کے لئے بھی تحریک کرتا رہا ہوں پٹس برگ اور کیلولینڈ دونوں جگہ میری اپیل کا معقول جواب ملا ہے۔ اور سال ہائے سابقہ کی نسبت زیادہ وعدے ہوئے ہیں۔ چونکہ کام بڑھ رہا ہے۔ اور ایک آدمی کے لئے اس کا سنبھالنا مشکل ہے اس لئے ایک اور مبلغ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ

۱۳ مارچ دور دراز سے احباب کثرت سے تشریف لائے۔ باوجود مالی تنگی کے احباب نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھلایا جوبلی کی خوشی میں ۱۳ مارچ کو رسہ کشی۔ فٹ بال اور دیگر کھیلیں کھیلی گئیں۔ ۱۴ مارچ کو ایک جلوس نکالا گیا۔ نیز خاکسار نے ایک مبسوط تقریر کی۔ جس میں ابتداء سے آخر تک تاریخ سلسلہ بیان کی۔ دیگر احباب نے بھی مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

۱۲ مارچ کو ایک مشاورتی کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ترقی جماعت کے لئے بعض تجاویز پر گفتگو ہوئی۔

خاکسار نذیر احمد مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ

دیہاتی مدرسین کی تحریک کے متعلق ضروری اعلان

جن دوستوں نے اپنے آپ کو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ تحریک مدرسین برائے دیہات کے ماتحت پیش کیا تھا۔ لیکن اس وقت تک انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے۔ یا ابھی تک انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ وہ جلد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں انٹرویو کے لئے پیش کریں۔

اگرچہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں اس سکیم کی کافی تشریح فرما دی ہے۔ لیکن پھر بھی دوستوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس سکیم کے ماتحت پیش کرنے والے اصحاب کو کم از کم مڈل پاس ہونا چاہیئے۔ شادی شدہ ہونا بھی ضروری ہے۔ ان کو کچھ عرصہ تک قادیان میں رکھ کر تعلیم دی جائے گی۔ حکمت اور بعض دیگر علوم سکھائے جائیں گے۔ بعد میں ان کو کسی جماعت میں مقرر کر دیا جائے گا۔ جہاں ان کے حالات کے مطابق زمین ۵-۶ گھماؤں تک دے دی جائے گی۔ اور کنوئیں کی ضرورت پر اس کا بھی انتظام کرا دیا جائے گا۔ ان کو پھر خود کاشت کر کے اپنے گزارہ کی صورت پیدا کرنی ہوگی۔ اور اس کے ساتھ ہی گاؤں کے بچوں کو تعلیم بھی دینی ہوگی۔ اور زمیندارہ کام کی ٹریننگ بھی دینی ہوگی۔ اس صورت میں پہلی فصل کی تیاری تک ان کو دس روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائیگا۔ بعد میں وہ اپنا گزارہ اس زمین سے خود چلا کریں گے۔ جو دوست اس سکیم کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں۔ وہ فوراً اپنے نام سے دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ اور انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ کیونکہ بہت جلد تعلیم کا پروگرام شروع ہونے والا ہے۔ ورنہ دیر ہونے کی صورت میں وہ دوسرے دوستوں کے ساتھ جو عنقریب کام شروع کرنے والے ہیں نہیں مل سکیں گے۔ انچارج تحریک جدید

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ہنگامے

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس یکم مئی کو پھر شروع ہوا۔ اور پانچ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں متوقع جنگ میں ہندوستان کی عدم شرکت کا فیصلہ کیا گیا۔ کانگرس میں جو بدعنوانیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ ان کی تحقیقات اور اصلاح کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ بنگال اور پنجاب کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے ایک آل انڈیا تحریک جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور کینیا کے ہندوستانیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔
نئے صدر بابو راجندر پرشاد نے ورکنگ کمیٹی کا اعلان کر دیا۔ جو تیرہ ممبروں پر مشتمل ہوگی سوائے پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر بوس اور ان کے بھائی مسٹر سرت چندر بوس کے جنہوں نے اس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا باقی ممبر سب پہلے ہی ہیں۔ پنجاب سے کسی کو شامل نہیں کیا گیا کارروائی کے دوران میں ایک ہجوم نے پنڈال کے اندر گھسنے کی کوشش کی اور والنٹیروں کے مزاحمت کرنے پر شدید خشت باری کی۔ نصف درجن کے قریب والنٹیر مجروح ہوئے۔ جب کوئی لیڈر اندر جاتا۔ تو ہجوم "شیم شیم مستعفی ہو جاؤ۔ تمہاری ضرورت نہیں" کے نعرے لگاتا تھا۔ اجلاس کے ختم ہونے پر جب لیڈر باہر نکلے۔ تو مظاہرین نے ایک طوفان بپا کر دیا۔ ایک والنٹیر نے بڑھ کر بابو راجندر پرشاد کو گلے سے پکڑ لیا۔ اور ہر طرف سے انہیں دھکے پڑنے لگے۔ پیچھے سے پنڈت جواہر لال نہرو آ گئے۔ اور انہوں نے آکر ہجوم کو ہٹایا۔ مگر ہجوم نے ان کا بھی پیچھا کیا۔ اور ان کے میزبان ڈاکٹر بدھان چندر کے مکان پر جا کر نعرے لگاتا رہا۔ پنڈت صاحب خاموش رہے۔ ڈاکٹر بدھان چند کو غدار وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا۔ کل کے واقعات کے پیش نظر آج پولیس کے انتظامات بہت وسیع تھے۔ مگر اس کے باوجود سخت ہنگامے ہوئے۔ اور لیڈروں کی کافی بے عزتی کی گئی۔ کل کے ہنگاموں کے سلسلہ میں بعض لوگوں کے چالان ہو چکے ہیں۔ جن میں سے بعض کو آج سزائیں ہوئیں۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پر جوتا پھینکنے والے کو پندرہ روپیہ جرمانہ یا ایک ہفتہ قید کی سزا کا حکم عدالت نے دیا۔ بعض کو صرف تنبیہ کر کے چھوڑ دیا گیا۔
یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بوس کے حامیوں نے کانگرس کے اندر ایک علیحدہ پارٹی قائم کرنے فیصلہ کیا ہے۔ جس کے لیڈر وہ خود ہوں گے۔ اس کے نام اور پروگرام وغیرہ کے متعلق عنقریب اعلان ہو جائے گا۔ ملک کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ مسٹر بوس اور ان کی ورکنگ کمیٹی کی بحالی سے یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ کانگرس فیڈرل سکیم کو منظور کر لینے پر آمادہ ہو چکی ہے۔

اجلاس کے صدر کی اجازت سے مسٹر نارمیان نے ایک میمورینڈم پڑھا۔ جس پر تیس ارکان کے دستخط تھے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ کل کے اجلاس میں جو بے ضابطگیاں اور دست درازیاں ہوئی ہیں۔ ہم ان کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہیں۔ مسٹر بوس کے استعفا پر بحث کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی اس پر رائے شماری کی گئی۔ اس سلسلہ میں جو کارروائی ہوئی۔ وہ قواعد کے بالکل خلاف ہے۔ اسی طرح نئے صدر کا انتخاب بھی بے ضابطہ ہے۔ صدر کا انتخاب صرف ڈیلیگیٹ ہی کر سکتے ہیں۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی صرف اس صورت میں نیا صدر منتخب کر سکتی ہے۔ جبکہ اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ کل ڈیلیگیٹوں کو حق رائے دہندگی سے بلا وجہ محروم کر دیا گیا ہے۔ اور یہ محض اسلئے کیا گیا ہے۔ کہ کہیں ڈیلیگیٹ پھر اس کو صدر منتخب نہ کر دیں۔ جیسے وہ پہلے کر چکے ہیں اور ہم اس غیر جمہوری طریق کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس موقع پر جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے گئے ان پر بحث کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ اور جو ممبر کچھ کہنا چاہتے تھے۔ ان کی زبان بندی کر دی گئی۔ اندریں حالات ہمارے نزدیک بابو راجندر پرشاد کا انتخاب سراسر ناجائز ہے۔ اور ہم انہیں صدر تسلیم نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک اس وقت تک کانگرس کے صدر مسٹر بوس ہی ہیں۔

احرار کی مسلم آزادی

احرار کا گروہ مسلمانوں کے لئے مار آستین سے کم نہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کا ہی کھاتے۔ اور پھر انہی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ریاست بہاولپور میں بعض لوگوں کی طرف سے تحریک آزادی کے نام سے جو شورش جاری ہے۔ احرار نے اسے تقویت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے معنے ایک اسلامی ریاست کو نقصان پہنچانے کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ملتان میں یکم مئی کو ان لوگوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں قریباً سب بڑے بڑے احراری موجود تھے۔ جنہوں نے اپنی تقریروں میں عامۃ المسلمین کو مسلم لیگ کے خلاف خوب بھڑکایا۔ اور ریاست بہاولپور کے حکمران کو دھمکی دی۔ کہ وہ شورش پسندوں کے مطالبات تسلیم کر لیں۔ اور ذمہ وار حکومت دے دیں۔ ورنہ وہ سول نافرمانی کی تحریک جاری کریں گے۔ نیز تجویز کی گئی۔ کہ پنجاب کے تمام آزادی پسند عناصر اپنی قوتوں کو جمع کر کے رجعت پسند عنصر کو میدان سیاست سے خارج کر دیں۔

راجکوٹ میں مفاہمت کی کوشش

راجکوٹ سے ۳۰ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ چند یوم تک دربار کی طرف سے نفاذ اصلاحات کا اعلان کیا جانے والا ہے۔ جس کے رو سے چار محکموں کو اسمبلی کے کنٹرول میں دے دیا جائے گا۔ نیز حدود ریاست میں روشنی و صفائی کے بہتر انتظامات ٹیکسوں کی تنسیخ۔ اور مفت لازمی پرائمری تعلیم کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ لیکن دربار ویروالا نے ایک اعلان میں لکھا ہے۔ کہ بہت سے شہریوں کی طرف سے ایک محضر نامہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ اگر ان کی مندرجہ بالا مجوزہ اصلاحات حاصل ہو جائیں۔ تو وہ مطمئن ہو جائیں گے۔ بہرحال مفاہمت کی کوششیں شروع ہیں۔ اور گاندھی جی نے دربار ویروالا کو تار دیا ہے۔ کہ میری یا سردار پٹیل کی ہرگز یہ خواہش نہیں۔ کہ ریاست اور رعایا کے مابین باعزت سمجھوتہ میں مداخلت کی جائے۔ آپ نے ٹھاکر صاحب کو بھی ایک تار دیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ آپ اور آپ کی رعایا اگر اس قضیہ کو خود ہی نپٹا لیں۔ تو یہ ہمارے لئے بے حد خوشی کا موجب ہوگا۔ دربار ویروالا کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امید ہے اب سردار پٹیل ریاست کے معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی پرجا پریشد ان سے کسی قسم کی امداد کی احتیاج محسوس کرے گی۔
بعض معززین ریاست کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی نے یہاں سے جاتے وقت جو بیان دیا تھا۔ اس کے پیش نظر ہم نے ریاست سے مفاہمت کی گفت و شنید شروع کی۔ دربار میونسپل ایڈمنسٹریشن۔ دیہات سدھار صحت عامہ اور پبلک ورکس کے محکموں کو منتقل کرنے پر رضامند ہے۔ لیکن ریونیو۔ پولیس۔ اور انصاف کے محکمے۔ نیز اقلیتوں کے حقوق کو وہ اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے۔ مسلمان اور بھیات بھی اس سکیم سے مطمئن ہیں۔ لیکن پرجا پریشد والے اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انہوں نے گاندھی جی سے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں تعاون کا مشورہ دیں۔ تا یہ قضیہ بخیر و خوبی طے ہو جائے۔

ڈاکٹر کھارے کا گاندھی جی کو چیلنج

سی۔ پی کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے نے گاندھی جی کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں انہیں چیلنج کیا ہے۔ کہ آپ میرے حلقہ انتخاب سے کھڑے ہو کر میرے ساتھ انتخاب میں مقابلہ کریں۔ اس کے علاوہ ان کی سیاسی روش پر بھی بہت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ میں نے کھدر پوشی کو ترک کر دیا ہے کیونکہ اس وقت جامۂ کھدر میرے نزدیک گناہوں اور بد اعمالیوں پر پردہ پوشی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کا بل

یکم مئی کو دارالعوام برطانیہ میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کے بل پر ہندوستان میں جو شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اور جس طرح اس کے مقابلہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں کیا حکومت اس سے آگاہ ہے۔ اور اس ضمن میں کوئی قدم اٹھانا مناسب سمجھتی ہے یا نہیں۔ کرنل میور ہیڈ نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ مجھے اس بات کا علم ہے۔ کہ اس بل کی ایک کلاز پر ہندوستان میں شدید نکتہ چینی کی جا رہی ہے اور اسے صوبجاتی آزادی پر ایک حملہ سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس میں سنٹرل گورنمنٹ کو صوبجات پر کنٹرول قائم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مشروط اختیار ہے۔ جو صرف ایام جنگ میں استعمال ہو سکے گا۔ نیز اس کلاز کے ذریعہ کوئی نیا اصول جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ محض ضمنی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ مجوزہ بل کو اسی صورت میں پاس کر دیا جائے۔ جس صورت میں کہ وہ ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس پر دریافت کیا گیا۔ کہ اس کے اسی طرح پاس کر دیئے جانے کی صورت میں ہندوستان میں جو شورش پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ کیا اس کے پیش نظر اس کلاز کو حذف نہیں کیا جا سکتا۔ کرنل میور ہیڈ نے کہا۔ کہ میرے نزدیک کسی خاص شورش وغیرہ کا کوئی احتمال نہیں۔ اور اس لئے اسے حذف نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کی حکومت اس کلاز کو نہایت ضروری تصور کرتی ہے۔

برطانیہ کی جنگ کے سلسلہ میں تیاریاں

لنڈن سے یکم مئی کی ایک خبر ہے۔ کہ اگلے ہفتہ وزیر جنگ کی طرف سے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا جائیگا جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ برطانیہ کی باقاعدہ فوج میں اڑہائی لاکھ کا اضافہ کیا جائے۔ اور یہ تعداد ان لوگوں سے پوری کی جائے۔ جو جبری بھرتی کے قانون کے ماتحت ٹریننگ حاصل کریں۔ اس وقت برطانیہ کی باقاعدہ فوج کی تعداد ۲ لاکھ تیس ہزار ہے۔

اس کے علاوہ وزیر اعظم نے ملٹری ٹریننگ بل پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ وزیر جنگ نے ایک بل ریزرو آرمی کے متعلق پیش کیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم لارڈ کریگ وان لنڈن آ رہے ہیں۔ تا ملٹری ٹریننگ بل کے اس حصہ پر گفت و شنید کر سکیں۔ جو شمالی آئرلینڈ پر اثرانداز ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ۷ جون ۱۹۳۹ء سے برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کو اپنے کنٹرول میں لے لینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ تا فوجی خدمات کے لئے ریڈیو کے ذریعہ مناسب اور زبردست پروپیگنڈا کیا جا سکے۔

روس کے ساتھ معاہدہ

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ ریاست ہائے بلقان کے اتحاد کو نہایت ضروری سمجھتی ہے۔ اور اس مسئلہ کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ آج کے اجلاس میں اینگلو سوویٹ معاہدہ کے متعلق بھی بہت سے سوالات دریافت کئے گئے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ نے ۲۹ اپریل کو روسی سفیر سے اس کی ماسکو سے واپسی پر ملاقات کی تھی۔ معاہدہ کے متعلق حکومت روس کی طرف سے معین تجاویز موصول ہو چکی ہیں۔ اور حکومت ان پر غور کر رہی ہے۔ لیکن فی الحال ان کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا جا سکتا۔

سنڈے ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ حکومت روس کی طرف سے ایک شرط یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ اگر اتحادی لٹویا۔ لتھونیا اور استھونیا پر حملہ کی صورت میں ان کی امداد کا وعدہ کریں۔ تو پولینڈ۔ رومانیہ۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ پر حملہ کی صورت میں وہ ان کی امداد کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشرق بعید میں اپنے تمام دعووں سے دست بردار ہو جائے گا۔ اس کی تجویز ہے کہ فرانس۔ انگلستان اور روس کے مابین ایک باقاعدہ فوجی معاہدہ ہو جانا چاہیئے۔

جاپان جرمنی کی امداد نہیں کرے گا

لنڈن سے ۳۰ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت جرمنی کی طرف سے ایک خاص نمائندہ کے ذریعہ حکومت جاپان سے یہ خواہش کی گئی تھی۔ کہ جنگ یورپ کے شروع ہونے کی صورت میں اپنی افواج اس کی امداد کے لئے تیار رکھے۔ اور جب اس کی حالت زیادہ خراب نظر آئے۔ تو جنگی جہازوں کے ذریعہ اس کی مدد کو پہنچے لیکن حکومت جاپان نے اس کے جواب میں کہا ہے۔ کہ وہ اس قسم کی کسی تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور یورپ کی جنگ میں وہ کسی طرف سے بھی کوئی حصہ نہیں لے گی اس کا اصول یہ ہے۔ کہ ایشیا ایشیائیوں کے لئے ہے۔ اور اگر یورپ کے معاملات میں وہ اس طرح مداخلت کرے۔ تو گویا وہ خود اپنے پیش کردہ اصول کو توڑنے والی ہوگی۔

حکومت ہائے جاپان و سعودیہ میں معاہدہ کی گفت و شنید

مصر کے عربی اخبارات نے ریاض سے وصول شدہ اطلاعات کی بناء پر یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت جاپان اور حکومت ابن سعود کے مابین ایک تجارتی نیز اتحاد دوستی کے معاہدہ کی گفت و شنید جاری ہے۔ جاپانی سفیر متعینہ قاہرہ ریاض گیا اور سلطان ابن سعود سے ملاقی ہوا۔ اس کے ساتھ ایک جاپانی ماہر طبقات الارض بھی ہے۔ جاپان کی ایک تجارتی کمپنی کا خیال ہے۔ کہ نجد میں پٹرول کے بہت سے چشمے پائے جاتے ہیں۔ اور وہ کوشش کر رہی ہے کہ ان سے پٹرول کی برآمد کا کام اس کے سپرد کر دیا جائے۔ گو ابھی تک ان چشموں کا علم نہیں ہو سکا۔ تاہم کمپنی مذکور کو یقین ہے کہ وہ انہیں برآمد کرنے میں کامیاب ہو جائیگی۔ اور گفت و شنید دراصل اسی کمپنی کی تحریک کی

قادیان سے احرار کے اثر و رسوخ کا جنازہ نکل گیا

احرار ہمیشہ سے قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی کامیابی اور اثر و رسوخ کے بڑے بڑے دعوے کرتے چلے آرہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی طرف سے بارہا یہ ادعا بھی کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ایک بڑا حصہ مرکز احمدیت سے الگ ہو کر ان کے زیر اثر آچکا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں سے کسی معقول انسان کا ان کے زیر اثر آنا تو الگ رہا۔ وہ لوگ جو احمدی نہیں۔ اور جن کو احرار اپنے حامی اور مددگار سمجھتے ہیں۔ موقع آنے پر ان کے متعلق بھی انہیں سخت مایوسی اور ناکامی سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ اس کی تازہ مثال میں قادیان سمال ٹاؤن کمیٹی کے حال کے انتخاب کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے جب از سر نو ووٹروں کی فہرستیں بننے لگیں۔ تو ان حلقوں کو چھوڑ کر جن میں صرف احمدیوں کی آبادی ہے۔ دوسرے حلقوں میں احرار نے قدم قدم پر روڑے اٹکانے اور الجھنیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے ڈھنگ اختیار کئے حتیٰ کہ احرار کے نمائندہ ملا عنایت اللہ نے ایک جلسہ میں غیر مسلموں کو خوش کرنے اور ان سے انتخاب میں امداد حاصل کرنے کی غرض سے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر اس وقت کعبہ کو بچانے کا سوال ہو۔ تو میں قادیان کو چھوڑ کر اس کے لئے نہیں جاؤں گا۔ اور اپنی طاقت قادیان میں ہی خرچ کروں گا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قادیان کی سمال ٹاؤن کمیٹی کے انتخاب کو احرار کے نزدیک کس قدر اہمیت حاصل تھی۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے [illegible] کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر ہر کوشش کے موقعہ پر اپنی ناکامی کو دیکھ کر "مقاطعہ مقاطعہ" کی دھمکی دی۔ رجسٹریشن کے وقت بھی محلہ بہ محلہ اسی دھمکی سے کھلبلی مچائی۔ اور جب دعاوی اور اعتراضات پیش ہوئے تب بھی اپنی فریب کاری کا پول کھلتے دیکھ کر مقاطعہ کی دھمکی دی اور حکام کی نیتوں پر حملہ کر دیا۔ حالانکہ کھلی عدالت میں ان کے باطل کو طشت از بام کرنے کے لئے کھلی کھلی شہادتیں اور وثائق پیش کئے گئے۔ غرض اس الیکشن کے ہر مرحلہ پر قدم بقدم خواہ مخواہ بگڑتے رہے اور حکام کو غلط اور جھوٹی باتوں اور بے جا شور و شر کے ذریعہ پریشان کرنے کی کوشش کی۔ تا کہ ان کی بے قاعدہ اور خلاف قانون کارروائیوں کو نظر انداز کر دیں۔ ملا عنایت اللہ کو اپنے متعلق بہت بڑی غلط فہمی تھی۔ سو اس کا بھی ازالہ ہو گیا۔ وہ یہ سمجھ کر کہ اس کا بڑا اثر ہے۔ خود بھی بطور امیدوار کھڑا ہوا لیکن سر منڈاتے ہی اولے پڑے اور جب اس کی درخواست از روئے قانون مسترد کر دی گئی۔ تو پھر اس نے ایک مقامی احراری کو کھڑا کر دیا۔ پھر ووٹنگ کے دن جب باوجود پوری تیاری کے احرار نے دیکھ لیا۔ کہ زمین ان کے پاؤں کے نیچے سے نکلی جا رہی ہے۔ اور اس حلقہ کے ووٹر جس میں احرار کا اڈا اور رہائش ہے جہاں غیر احمدی اور غیر مسلم ووٹروں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور جہاں کے متعلق احرار کو بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ احمدی امیدوار کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں۔ تو قبل اس کے کہ نتیجہ کا اعلان ہو اور قبل اس کے کہ ووٹ ختم ہوں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے۔

اس حلقہ سے ان کے امیدوار کو صرف ۵۰ ووٹ ملے۔ جب کہ اس کے مقابلہ میں احمدی امیدوار کو ۳۰۲ ووٹ حاصل ہوئے۔ اور یہ صرف احمدیوں کے ووٹ نہ تھے۔ بلکہ غیر احمدیوں۔ اور غیر مسلموں کے بھی تھے۔ اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احرار قادیان میں اپنے اثر اور رسوخ کے جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ احرار اس وقت تک جھوٹے دعوے اور جھوٹے وعدے کر کر کے غیر تو الگ رہے۔ اپنوں کی نظر سے بھی بالکل گر چکے ہیں۔ اور ان کی نگاہ میں احرار کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہ گئی۔ باوجود اس کے احرار جب جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی کامیابی اور اثر کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ تو محض اس لئے کہ عوام کی جیبیں خالی کرا سکیں۔ اور اس ڈھنگ سے ان کو لوٹتے رہیں۔ مگر کب تک۔

قادیان میں ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ نے یکم مئی سے قادیان کے مختلف محلوں میں حسب ذیل اصحاب کے ذریعہ ناخواندگان کی تعلیم کا افتتاح کرایا۔

(۱) محلہ دارالعلوم	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
(۲) دارالبرکات	خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
(۳) ریتی چھلہ	حضرت مولوی شیر علی صاحب
(۴) دارالسعت	ملک مولا بخش صاحب
(۵) قادر آباد	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
(۶) احمد آباد	مولوی عبدالرحیم صاحب نیر
(۷) دارالصحت	مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری
(۸) حلقہ ناصر آباد	مولوی محمد شاہزادہ صاحب
(۹) حلقہ مسجد فضل	مولوی عبدالاحد صاحب

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان